باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

نقشِ حیات

سیدنا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی

قدس اللہ سرہٗ العزیز

جلد دوم

شائع کردہ

مکتبۂ دینیہ دیوبند

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَان

نقشِ حیات

خود نوشت سوانح حیات

حضرت مولانا سیّد حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی

جلد دوم

وہ قابل قدر بیش بہا مستند تاریخی مجموعہ جس میں اسلامی ریاستوں پر دُول یورپ کی مسلسل یورشیں۔ استخلاص وطن کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ۔ حضرت سیّد احمد صاحب شہید کا جہاد حریت ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء اور مشائخ اسلام کا حصّہ۔ ریشمی خطوط کی تحریک یعنی شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی انقلابی تحریک، اُس کے رفقار کار۔ ہندوستان اور افغانستان میں اُس کے اثرات و نتائج۔ اسارت مالٹا۔ مقدمہ کراچی وغیرہ وغیرہ یعنی انیسویں اور بیسویں صدی میں اسلامی سیاسیات۔ اُس کے تقاضوں، ردعمل اور پس منظر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے

ناشر

محمد اسعد خلف حضرت مصنف مدظلہ العالی

مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی

قیمت مجلد للعہ غیر مجلد ۸ر

میں جنم لیا۔ حضرت سید صاحب اور آپ کے رفقائے کار نے اپنی نواہائے آتشیں سے تمام ملک میں آگ لگا کر ایک ایسی بڑی جمعیت پیدا کر لی جو ملک کو ہر قسم کے شر و فساد اور ظلم و جور سے پاک و صاف کر دے۔ اور مسلمان دوسرے اربابِ مذہب کے ساتھ عزت و خودداری کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔ یہ زمانہ پنجاب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کا تھا۔ سید صاحب کو مسلسل اطلاعات پہونچ رہی تھیں کہ مہاراجہ کی حکومت میں مسلمانوں پر ناگفتنی مظالم ہو رہے ہیں اُن کے شعائرِ مذہبی کی علانیہ توہین ہو رہی ہے اور عرصہ حیات اُن پر تنگ کر دیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے خلیفہ مولانا اسمٰعیل شہید کو ان واقعات کی تحقیق کے لئے پنجاب روانہ کیا اور آخر جب اُنہوں نے چشم دید حالات دیکھنے کے بعد ان واقعات و مظالم کی تصدیق کر دی تو آپ نے پنجاب کا رُخ کر دیا۔

جہاد کا مقصد

لیکن اس جہاد سے سید صاحب کا مقصد ملک گیری یا اور کوئی دنیوی منفعت بالکل نہیں تھا۔ چنانچہ اپنے خطوط اور خطبات و مواعظ میں آپ بار بار اس کا تذکرہ فرماتے تھے۔

مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو حضرت سید صاحب کے نہایت مستند سوانح نگار ہیں لکھتے ہیں۔

کہ ایک مرتبہ ایک سوال کے جواب میں سید صاحب نے صاف صاف فرمایا کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ مذہبی فرائض ادا کرنے میں مزاحم ہوتے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات مستوجب جہاد سے باز آجائیں گے تو ہم کو اُن سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

(سوانح احمدی صفحہ ۷۰)

ہندوستان کی یہ بہت بڑی بدقسمتی تھی کہ سید صاحب کو مسلمانانِ پنجاب کی حد درجہ پامالی و زبوں حالی کے باعث مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بالمقابل صف آراء ہونا اور آخر معرکہ بالاکوٹ میں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ ورنہ اصل یہ ہے کہ سید صاحب کا مقصد ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے تسلط و اقتدار سے نجات دلانا تھا۔ انگریز خود اسے محسوس کرتے تھے اور اس تحریک سے بڑے خوفزدہ تھے اسی بناء پر جب سید صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہوا تو انگریزوں نے اطمینان کا سانس لیا اور جنگی ضرورتوں کے